خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 81

Track - 3

12:45

''آدم کی نافرمانی کے متعلق بیان کریں۔''

اللہ تعالیٰ نے جس وقت یہ ساری کائنات بنائی اور کائنات میں جتنی بھی
مخلوقات تخلیق ہوئیں اور جتنی بھی نوعیں ہوئیں ان کا جو نظام ہے زندگی
گزارنے کا وہ اس طرح قائم ہو اکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وسائل فراہم کئے۔
اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تحقیق اللہ ایسا خالق ہے اور ایسی ہستی ہے اور ایسا
تمہارا سرپرست ہے کہ جو سب کو رزق دیتا ہے۔ جس طرح چاہے رزق دیتا ہے۔
جب آدم کو یا آدم سے پہلے جنات کو اللہ تعالیٰ نے جب زمین پر بھیجا اور زمین ان
کے لئے بنائی گئی تو زمین پر رہنے کے لئے جتنی بھی زندگی کے لئے وسائل درکار
تھے وہ وسائل تخلیق ہوئے۔ اب انسان اگر خالی زمین پر آجاتا تو انسان سے پہلے
جنات زمین پر موجود تھے۔ اس کو زمین پر اتار دیا جاتا تو اس سے یہ ہوتا کہ ان
کے پاس کھانے کے لئے نہیں ہوتا کچھ رہنے کے لئے نہیں ہوتا تو وہ کیسے زندہ
رہتے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں تخلیق کیا تو اس طرح تخلیق کیا کہ ان
کے لئے روزی بھی فراہم کی، وسائل بھی فراہم کئے۔ اب مثلاً انسان کی خوراک
میں گوشت کا عمل دخل ہے، دالوں کا عمل دخل ہے۔ گیہوں کا عمل دخل ہے،
چاولوں کا عمل دخل ہے۔ یہ چیزیں اگر پیدا نہ ہوتیں تو انسان زندہ ہی نہ
رہتا۔ پھر ایک قانون کے تحت جس طرح اللہ تعالیٰ انسانوں کے لئے رزق فراہم
کرتا ہے ، بکریاں پیدا کرتا ہے، گائیں پیدا کرتا ہے، پرندے پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح
پرندے بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ گائے بھینس بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ بکری
بھی اللہ کی مخلوق ہے۔ اگر اس مخلوق کو رزق فراہم نہ کیا جاتا تو یہ مخلوق
بھی نہ رہتی۔ بکری اس لئے زندہ ہے کہ بکری کے لئے وسائل بھی موجود ہیں۔
مثلاً بکری گھاس کھاتی ہے اللہ نے اس کے لئے گھاس پیدا کردیا۔ شیر اگر گوشت
کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ہرن پیدا کردیا۔ گائے پیدا کردئیے۔ تو یہ ایک
نظام ہے اللہ تعالیٰ کا ۔ مدعا یہ ہے کہ جو بھی مخلوق وجود میں آگئی اس کی
اپنی ایک ضروریات زندگی گزارنے کی جن کو وسائل کہاجاتا ہے۔ تو یہ جو
نافرمانی والا دماغ انسان کے اندر آگیا ۔ دماغ کہہ لیجئے، پرت کہہ لیجئے ، پردہ
کہہ لیجئے یا ہمزاد کہہ لیں اسے ، جسم مثالی بھی اس کو کہا جاتا ہے ،ا ورا
بھی اس کو کہا جاتا ہے۔ یہ پردہ جب آدم کے اوپر آگیا تو آدم کو زمین پر پھینک
دیا گیا جسے کہا ثم رددنہ اسفل سافلین ہم نے اسے زمین پہ پھینک دیا۔ اگر زمین
پر اس کے لئے یہ سارے وسائل موجود نہ ہوتے تو پھر زندہ کیسے رہتا۔ اچھا زمین

پر وسائل موجود ہیں ان کے لئے وسائل نہ ہوتے ان کا وجود نہ ہوتا۔ اب مثلاً
زمین ہے ، اب زمین ایک وسیلہ ہے تمام مخلوقات جو زمین پر آباد ہیں۔اب زمین
کو اللہ تعالیٰ کس طرح سیراب کرتے ہیں، کس طرح ...... دیتے ہیں، کس طرح
رزق فراہم کرتے ہیں ۔ اب اس کے لئے بے شمار گیسز ہیں۔ جن کے اوپر زمین
قائم ہے۔ بے شمار معدنیات ہیں۔ پھر اس کے اندر نباتات ، جمادات ہیں۔ نباتات
جمادات کو فیڈ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پانی کے اندر ایسی صلاحیتیں اور طاقت
رکھ دی ہیں کہ اس پانی کی وجہ سے نباتات جمادات قائم ہیں۔ یہ پھل فروٹ
ہیں ۔ اب کیلا ہے ، سیب ہے، اگر پانی نہ ہوتو اس کا کیلے کا سیب کا درخت
ہی زیر بحث نہیں آئے گا۔ اگر درخت ہی زیر بحث نہیں آئے گا تو انسان کہاں
سے کیلا کھائے گا۔ اب کیلے کو بھی اللہ تعالیٰ نے خوراک ، کیلے کے لئے بھی اللہ
تعالیٰ نے خوراک بنائی۔کیلے کے اندر جو روشنیاں کام کررہی ہیں ، فضا میں جو
روشنیاں کام کررہی ہیںیا پانی وہ کیلے کی خوراک بن گیا۔ یہ ایک سسٹم ہے اللہ
تعالیٰ کا کہ کائنات جو بھی مخلوق ہے موجود اس کو زندہ رہنے کے لئے وسائل
کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب زیر بحث دو مخلوقیں آتی ہیں زمین کے اوپر۔ ایک
جنات ایک انسان۔تو انسان کے آنے سے پہلے زمین پہ جنات موجود تھے۔ جنات کی
مخلوق موجود تھی۔ جو آج بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔ نظر اس لئے نہیں آتی کہ
ہمارے اندر وہ نظر متحرک نہیں کہ ہم جنات کو دیکھ سکیں۔ یہ ہمارے اوپر
نافرمانی کا دماغ جو ہے وہ مسلط ہے اس لئے نہیں دیکھ سکتے۔ اور انسان کے
لئے اس کے اوپر جو پرت آگیا مادی پرت تو انسان کی غذا بھی مادی ہونی چاہئے۔
اب جنت کی جو غذا ہے ظاہر ہے وہ یہاں کی غذا سے مختلف ہے۔ میرے ساتھ
ایک دفعہ ایک واقعہ پیش آیا کہ جنت میں کوئی کھانے کی چیز تھی، مٹھائی قسم
کی کوئی چیز تھی۔ وہ میرے دوست تھے کچھ ایسی وہ کیفیت ہوگئی کہ بعض
اوقات روحانی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ مادی وجود اور غیب کا وجود بالکل

Parallel

ہوجاتا ہے۔ یکساں ہوجاتا ہے۔ تو وہ کوئی مٹھائی ٹائپ کی کوئی چیز تھی۔ تو
وہ میں نے بھی کھائی اور ان کو بھی کھلادی۔ وہ کھاتے ہی جناب وہ سوگئے۔
میرا خیال ہے کہ ایک رات ایک دن مسلسل سوتے ہی رہے۔ تو اس میں حضور
قلندر بابا نے فرمایا کہ بھئی یہ کھیل تماشہ ہے ذہن آدمی کا بیٹھ گیا ہے اب تم
نے اس کو کھیل تماشہ بنالیا ہے جاکے اس کو بھی کھلاکے لے آئے۔ اگر یہ کومہ
میں چلا جاتااگر اس کا ذہن الٹ جاتا ، پاگل ہوجاتا تو کون ذمہ دار ہوتا۔ اس کے
بچوں کو کون پالتا۔ تو مقصد یہ کہ جنت میں غذا ہے اور آدم جنت میں کھاتے
تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وکلھا منھا رغداً حیث شئتما کہ یہاں سے جنت میں
جو بھی کچھ ہے سب کھاؤ پیو۔ لیکن جنت کی فضا چونکہ مادی نہیں ہے اس لئے
مادی وجود میں اگر اس کواستعمال کیا جائے گا غیر مادی شئے کو ، غیر مرئی
شئے کو ، روشنی کو اور نور کو ظاہر ہے مادہ اس کو برداشت نہیں کریگا۔ اور

اس کی مثال یوں بھی ہے کہ آپ روزانہ بجلی دیکھتے ہیں۔ بجلی کی روشنی
میں کام بھی کرتے ہیں۔ پڑھتے بھی ہیں ، چلتے پھرتے بھی ہیں۔ مشینیں بھی
چلاتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کی نظر میں ایک خاص وسعت نہیں ہے۔ مثلاً آپ دو سو
واٹ کے بلب کو دیکھیں تو اس سے فرق پڑتا ہے۔ اگر آپ ساٹھ ستر واٹ کا بلب
دیکھتے ہیں اور ایک دم آپ دو سو، پانچ سو واٹ کا بلب جلالیں گے تو آپ کو
گھبراہٹ بھی ہوگی۔ آپ کی آنکھیں چکاچوند ہوجائیںگی۔اس کے باوجود کہ آپ
پانچ سو یا ہزار واٹ کے بلب کو دیکھ سکتے ہیں ایک دم کسی کے سامنے آپ پانچ
ہزار واٹ کا بلب روشن کریں اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے گا۔ کبھی
اس کا تجربہ کریں۔ بات کیا ہے کہ آنکھ کی جو دیکھنے کی سکت ہے وہ ایک
متعین سطح ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ پانچ سو یا ہزار واٹ کا بلب دیکھ سکتے
ہیں۔ لیکن اس طرح کہ آپ کے دماغ کے اوپر زور پڑے گا۔ مثلاً آپ کی سطح ہے
ہزار واٹ بلب۔ لیکن اگر آپ اپنی سطح بڑھالیں ایسا بھی ہوسکتاہے کہ آپ دس
ہزار واٹ کا بلب کہیں جلے اس کو بھی آپ دیکھ لیں۔سکت کی بات ہے۔ تو
مادی وجود میں بھی سکت زیر بحث آگئی۔یہ بجلی بھی مادی ہے آپ دیکھیں
مادی چیز ہی ہے روشنی۔ایک روشنی ہے جس کو مادہ کے علاوہ کچھ نہیں کہہ
سکتے اس کو ۔ تو مادی وجود اور غیر مادی وجود روشنی کا وجود اور کثافت کا
وجود اس میں فرق ہے۔ اور کثافت میں روشنی جو ہے وہ آپ دیکھ تو سکتے
ہیں لیکن کثافت میں روشنی اتنی زیادہ آپ داخل کردیں کہ کثافت ختم ہوجائے
وہ آپ کا یہ جو مادی وجود ہے یہ ختم ہوجائے گا ہوا میں تحلیل ہوجائے گا۔ تو
یہ جو جانور پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے اوپر جو مادی وجود آیا اس کو آپ اورا
بھی کہتے ہیں یہ اس لئے آیا کہ یہ رزق جو ہے آدم کی زندگی کے لئے وسائل کے
لئے غذا کے لئے ہے۔ مثلاً اللہ نے بکری بنادی۔ ایک بکری کی غذائی ضرورت بنی
گھاس، پانی، آکسیجن۔ اب جب بکری کی غذا بن گئی گھاس تو گھاس کے لئے بھی
غذا چاہئے۔ گھاس کے لئے بھی پانی بن گیا۔ اب جب گھاس کی غذا پانی بن گئی
تو پانی کے لئے بھی کچھ چاہئے۔ تو یہ ایک سسٹم اللہ تعالیٰ نے بنادیا۔ یہ انسان
کے علاوہ زمین کے اوپر جتنی بھی مخلوقات موجود ہیں وہ دراصل انسان کے لئے
تخلیق کی گئی ہیں۔ تاکہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور ساتھ ساتھ یہ کہ اللہ
تعالیٰ کی جو نشانیاں ہیں وہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آدم کو پیدا کرکے
کتنا بڑا نظام بنا دیاآدم کی زندگی کے لئے۔ انسان کے اوپر نافرمانی کا دماغ ہے۔
اور وہ جانتا ہے کہ یہ نافرمانی کا دماغ ہے۔ اس لئے وہ اس نافرمانی کے دماغ
سے خود کو آزاد کرکے دوبارہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ ایک چڑیا کو
ایک کبوتر کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ نافرمانی کیا ہوتی ہے، شجر ممنوعہ
کیا ہوتا ہے، لہٰذا اس کے جنت میں داخل ہونا یا جنت میں داخل نہ ہونا یہ اس
کے ذہن میں ہی موجود نہیں ہوتا۔ اسی لئے وہ نہ مکلف ہیں۔اور نہ اس کے
کسی عمل کی سزا ہے۔ اور نہ اس کے کسی عمل کی جزا ہے۔

★★★★★